پاکستان میں اردو کا نفاذ اور انٹرنیٹ

ڈاکٹر محمد کامران ☆

Implementation of Urdu in Pakistan and Internet

Dr Muhammad Kamran

Abstract:
The use of Internet is increasing day by day inPakistan. The last two decades have witnessed a rapidly increasing presence ofother languages, including Urdu, on the World Wide Web. The best way to promoteUrdu on the Internet is by improving the quality of the content offered by Urduwebsites and the advancement of automatic translation. Moreover, there is a direneed to digitise Urdu literature. The researcher also pointed out the role ofInternet in the promotion and implementation of Urdu as a national and officiallanguage in Pakistan.

Key words:
Urdu, Implementaion, Internet, Knowledge, Globalization

کلیدی الفاظ:

اُردو، نفاذ، انٹرنیٹ، علم، عالمگیریت

عصرِ حاضر میں کمپیوٹر / انٹرنیٹ کی اہمیت مسلمہ ہے۔ دنیا بھر میں کمپیوٹر کو آسان، مفید اور عام آدمی کے لیے قابلِ رسائی بنانے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جارہے ہیں۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ نے دنیا کو عالمی گاؤں بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

انٹرنیٹ نے سماجی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں، خاص طور پر نئی نسل نے تو کمپیوٹر کی آغوش میں آنکھیں کھولی ہیں۔ اکیسویں صدی میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے بغیر زندگی کا تصور مفقود ہوتا جارہا ہے۔ کمپیوٹر نے جہاں سے اسی، سماجی، معاشی اور علمی دنیا میں انقلاب برپا کر

☆ پروفیسر شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج، لاہور

دیا ہے وہاں اہلِ علم و دانش اس امر پر متفق ہو چکے ہیں کہ کمپیوٹر کی بدولت جہاں زبانوں کو نئی وسعتیں عطا ہو رہی ہیں اور ثقافتی محاذوں پر زبانوں کی اہمیت میں روزافزوں اضافہ ہو رہا ہے وہاں بہت سی زبانیں رفتہ رفتہ متروک اور ناپید ہو رہی ہیں یا ہو چکی ہیں۔ اس لیے اب اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ اکیسویں صدی میں صرف وہی زبانیں زندہ رہیں گی، ارتقاء کی شاہراہ پر گام زن رہیں گی جو انٹرنیٹ سے اپنا رشتہ استوار کریں گی اور اپنا علمی سرمایہ آن لائن لائبریریوں پر منتقل کریں گی۔

عالمگیریت کے اس دور میں جب دنیا مفادات کی جنگ لڑ رہی ہے اور دنیا غاصبوں اور محروموں کے درمیان تقسیم ہو رہی ہے، ایسے میں ترقی پذیر اقوام کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنی زبانوں اور مقامی ثقافتوں کا تحفظ کرتے ہوئے عصری تقاضوں کے پیش نظر اپنی ترجیحات کا تعین کریں۔

گزشتہ دو تین دہائیوں میں پاکستان میں کمپیوٹر لٹریسی(Computer Literacy) میں قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے۔ انٹرنیٹ کے شعبے میں ہونے والی عالمی پیش رفت کے اثرات پاکستان میں بھی نمایاں طور پر دیکھنے میں آ رہے ہیں۔ انٹرنیٹ نے پاکستانی معاشرت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ اب انٹرنیٹ / کمپیوٹر صرف تفریح کے وسیلے نہیں رہے بلکہ اردو زبان وادب کے فروغ میں بھی ان کی اہمیت مسلمہ ہے۔ موبائل فون / کمپیوٹر پر اردو ٹائپنگ کی متنوع سہولیات، متعدد Apps، بے شمار ویب سائٹس اور انگریزی سے اردو میں مشینی ترجم کی سہولت نے اردو کو ڈیجیٹل عہد کی زبان بنا دیا ہے۔

اردو ہماری قومی زبان ہے۔ یہ زبان صدیوں کو محیط ہماری تہذیبی شناخت کا معتبر حوالہ ہے۔ قیامِ پاکستان کے پس منظر میں اردو کی اہمیت مسلمہ ہے۔ اس لیے اردو کا نفاذ ایک قومی ضرورت اور آئینی تقاضا ہے۔

پاکستان میں آمریت کا دور ہو یا جمہوریت کا، سبھی حکومتوں نے اس آئینی ذمہ داری سے گریز یا پہلو تہی کا رویہ برقرار رکھا۔ تا آنکہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے تاریخ ساز فیصلے میں نفاذِ اردو کے حوالے سے آئینی تقاضے کی تکمیل کا حکم جاری کر دیا۔ اردو کے نفاذ کے حوالے سے سپریم کورٹ کے تفصیلی فیصلے میں اردو کے نفاذ کو ایک آئینی تقاضے کے علاوہ عوام کے بنیادی حقوق کا معاملہ قرار دیا۔

سپریم کورٹ کے حکم نامے کے بعد اردو کے نفاذ کے حوالے سے ایک ملک گیر بحث چھڑ گئی کہ کیا اردو عصرِ حاضر کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہو سکتی ہے؟ کیا اردو کا نفاذ دفتری ضروریات کو

پورا کر سکتا ہے؟ کیا اردو کمپیوٹر کی دنیا سے ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ مذکورہ سوالات کے حوالے سے پاکستانیوں کی اکثریت کی رائے ہے کہ اردو میں اس امر کی مکمل استعداد موجود ہے کہ اس کے نفاذ سے دفتری معاملات سہل اور رواں ہو جائیں گے اور کمپیوٹر سے موانست اور مطابقت کے ذریعے پاکستانی قوم اکیسویں صدی میں افتخار اور وقار کے ساتھ اقوام عالم کے شانہ بشانہ ارتقاء کی منازل طے کرے گی۔

جہاں چاہ، وہاں راہ کے مصداق، جب اردو کی طلب پیدا ہو گی تو اردو کے سامان بھی بہم ہوں گے۔ سپریم کورٹ کے ۲۰۱۵ء کے فیصلے کے بعد اردو کے نفاذ کے ضمن میں نیم دلانہ کوششیں جاری ہیں۔ مختلف اداروں میں خط کتابت اور قواعد و ضوابط کو اردو میں ڈھالنے کے سلسلے میں کوششیں جاری ہیں۔

ہائیر ایجوکیشن کمیشن، پاکستان کے زیر اہتمام کراچی میں اردو کے نفاذ کے ضمن میں ایک روزہ خصوصی اجلاس، اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مذکورہ اجلاس کی صدارت ہائیر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد کے ڈائریکٹر جنرل (اکیڈمکس) جناب محمد رضا چوہان نے کی۔ اجلاس میں صوبہ پنجاب سے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، صوبہ سندھ سے پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس، صوبہ خیبر پختونخوا سے ڈاکٹر سلمان علی، صوبہ بلوچستان سے ڈاکٹر خالد محمود اور اسلام آباد سے ڈاکٹر روبینہ شہناز نے شرکت کی۔ اجلاس میں نفاذِ اردو کے حوالے سے مختلف امور زیر بحث آئے اور متفقہ طور پر اس رائے کا اظہار کیا گیا کہ اردو زبان میں علمی، ادبی، دفتری، سائنسی اور سماجی علوم کے حوالے سے قابلِ قدر ذخیرہ موجود ہے۔ اس لیے اردو کے نفاذ کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اجلاس کے شرکا نے سی ایس ایس کے امتحانات بھی اردو میں منعقد کرانے کو قابلِ عمل قرار دیا۔(۱)

اردو کے حوالے سے سینکڑوں ویب گاہیں اس امر کی دلیل ہیں کہ اردو کے آن لائن قارئین دنیا بھر میں موجود ہیں۔ قارئین کی اسی دلچسپی کے پیش نظر اخبارات ورسائل اور مختلف اداروں نے آن لائن ایڈیشن اور مواد کی فراہمی کے لیے خصوصی کاوشیں کی ہیں۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے نہ صرف اردو کے فروغ کے لیے کوششیں جاری ہیں بلکہ اردو کے نفاذ کے ضمن میں رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لیے قابلِ قدر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ Annual of UrduStudies، امریکا سے شایع ہونے والا ایک وقیع علمی مجلہ تھا، مذکورہ مجلے میں انگریزی میں اردو کے فروغ اور نفاذ کے لیے بعض قابلِ قدر مقالات شایع ہوئے مذکورہ مجلہ آن لاین مطالعے کی لیے دست یاب ہے۔ مذکورہ مجلے میں حارث خلیق کے مقالے "TheUrdu-

English Relationship and Its impact on Pakistan's Social Development" میں پاکستانی اشرافیہ کی اردو دشمنی کو ایک قومی سانحہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے پاکستانی اپنی بہترین صلاحیتوں کا اظہار صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں جب انہیں اس زبان میں کام کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں جس میں وہ سوچتی ہیں:

"The genius ofPakistani's can only be realized on a large scale, and to the benefit of society and country, if individuals are allowed to work in the language in which they think and express their feelings. Mother tongues must be taught compulsorily inschools and colleges." (2)

پاکستان میں نفاذِ اردو کے حوالے سے اخبارات و رسائل میں متعدد مضامین شایع ہوئے، سوشل میڈیا نے بھی اس حوالے سے آواز بلند کی۔

نفاذِ اردو کے ضمن میں آن لائن مواد کا جائزہ لیا جائے تو کم و بیش تمام پاکستانی صحافی، ادیب اور دانش ور اس امر پر متفق ہیں کہ پاکستان میں اردو کو اس کا جائز مقام ملنا چاہیے۔ حافظ محمد ادریس اپنے کالم صدائے درویش میں "قومی زبان کا نفاذ ضروری ہے" میں لکھتے ہیں:

"۔۔۔قومی زبان اردو کو بے دخل کر کے تعلیمی اداروں میں غیر ملکی آقاؤں کی زبان انگریزی کو ذریعۂ تعلیم بنا دیا گیا ہے۔ نئے حکمرانوں کو جہاں دیگر امور پر تبدیلی لانا ہے وہاں اس اہم ترین مسئلے کو بھی ایڈریس کرنا ہو گا۔ کسی پاکستانی شہری کی وابستگی کسی بھی سے اسی پارٹی سے ہو، اس سے انکار ممکن نہیں کہ اپنی قومی زبان کا تحفظ ہم سب کی آنی والی نسلوں کے مستقبل کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔۔۔ ذریعہ تعلیم اردو ہی کو ہونا چاہیے۔ ملی تشخص کو ملیامیٹ کرنے کے کسی اقدام سے آنکھیں بند کرنا کسی غیرت مند پاکستانی کے لیے ممکن نہیں۔۔۔ جو کام انگریز اپنے دورِ استعمار میں نہ کر سکا وہ کام انگریزوں کے ذہنی غلاموں کے ہاتھوں سر انجام دیا جا رہا ہے۔"(۳)

احسن وارثی اپنے بلاگ (Blog) "اردو زبان کا نفاذ"، ستمبر ۸، ۲۰۱۵ء میں رقم طراز ہیں:

"پاکستانی تعلیم و تربیت میں تہذیب و تمدن کی زبان اردو ہے جس کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے ہم آج ماشاء اللہ اردو لکھتے ہیں اور اردو بولنے کے ساتھ پڑھتے بھی ہیں۔ ہماری نوجوان نسل بھی اردو بولتی ہے اور لکھتی اور پڑھتی ہے اور کافی حد تک اردو کو سمجھتی بھی ہے لیکن آج ہماری نئی نسل اردو کے آداب، اس کی ادائیگی اور اس کی اہمیت سے محروم ہے جب کہ اردو زبان میں تہذیب و تمدن

کے ساتھ اسلامیات اور اخلاقیات کا ذخیرہ بھی موجود ہے اس لیے اردو کی اہمیت و افادیت سے محرومی کی وجہ سے اردو میں موجود ذخیرے یا مواد سے محرومیوں کا سبب بھی بنتی ہے۔۔۔ اگر تہذیب کو بچانا ہے تو اردو زبان کا ساتھ کبھی مت چھوڑیے، اردو کو زندہ رکھیے یہ ہمارا قیمتی اثاثہ اور ہمارا فخر ہے۔"(۴)

محمد رفیع اپنے مضمون "زبانِ اردو کا نفاذ کیوں؟" میں اردو کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالتے ہوئے اردو کی بقاء کو قومی بقا قرار دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں:

"اگر پاکستان میں قومی زبان اردو رائج ہوتی اس ذریعہ تعلیم کے تربیت یافتہ ڈاکٹر، انجینئر اور سائنس دانوں میں حب الوطنی کا جذبہ بدرجہ اتم ہوتا اور وہ خدمات کے لے اپنے ملک ہی کو ترجیح دیتے۔"(۵)

آگے چل کر وہ لکھتے ہیں:

"۔۔۔ اگر دیکھا جائے تو نفاذِ اردو کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری پاکستان کی جمہوری حکومتوں کے سر جاتی ہے۔۔۔ حکومتوں کے مذکورہ "اردو" دشمن رویے کے بعد پاکستانی قوم کی خاموشی محض رضامندی کی دلیل نہیں، بلکہ یہ قومی بے حسی کی علامت ہے۔۔۔ اگر قیامِ پاکستان کے بعد ہی ایک تعلیمی منصوبہ بندی کے تحت پاکستان کے تمام اسکولوں کا ذریعہ تعلیم مادری زبان اور قومی زبان کو قرار دے دیا جاتا۔ تمام سائنسی، اقتصادی، عمرانی اور سماجی علوم سلیس اردو میں ترجمہ ہو کر نصابوں میں شامل ہو جاتے۔۔۔ دفتری زبان اردو ہوتی۔۔۔ پارلیمانی گفتگو کے لیے اردو کو اہمیت دی جاتی، بیرونی دوروں تک اردو زبان کو فوقیت ملتی اور کاروباری زبان بھی اردو ہوتی تو پاکستان کے "مداری" بھی نہ صرف سائنس دان ہوتے بلکہ سائنس دان گر ہوتے۔۔۔ اور آج پاکستان بھی اقتصادی لحاظ سے چین اور جاپان کا ہم پلہ ہوتا۔"(٦)

محمد شاہد محمود اپنے کالم "اردو کا نفاذ، پاکستان کی ترقی کا راز" میں عدالتِ عظمیٰ کے نفاذِ اردو کے متعلق فیصلے کے تین سال مکمل ہونے پر پاکستان قومی زبان تحریک کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی کل پاکستان نفاذِ اردو کانفرنس کی قراردادوں کو زیرِ بحث لاتے ہوئے پاکستانیوں کے اجتماعی ضمیر پر دستک دیتے ہوئے بلاتاخیر اردو کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں(۷) ابنِ ریاض نے ایک سوشل ویب سائٹ پر اپنے بلاگ "اردو کے نفاذ کی کوششیں" میں اردو کے نفاذ کے ضمن میں میڈیا کو ایک اہم طاقت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

"میڈیا ایک طاقت ور آلہ ہے، نئے خیالات کی ترویج کا۔۔۔اسی میڈیا سے ہمیں اردو کی ترویج کا کام لینا چاہیے۔ سکولوں میں اردو کو عام کیا جائے۔ معاشرتی علوم اور اسلامیات اردو میں ہی ہونی چاہئیں۔ اردو کے الفاظ کو عام کیا جائے اور ان کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ شعراء اور مصنفین کو اردو زبان کے استعمال کی ترغیب دی جائے۔ میڈیا پر بھی اردو کو رائج کیا جائے۔ پروگراموں کے میزبانوں کو پابند بنایا جائے کہ وہ اردو کے الفاظ استعمال کریں۔"(۸)

منصور مانی، ڈان نیوز کی ویب سائٹ پر اپنے کالم "نفاذِ اردو میں دشواری کیا ہے؟" (۱۹۔ ستمبر ۲۰۱۵ئ) میں نفاذِ اردو میں حائل دشواریوں کا جائزہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اردو کے نفاذ کے ضمن میں سوشل میڈیا اور ذرائع ابلاغ کو وسعت اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور کسی قسم کی عصبیت یا تنگ نظری سے بالاتر ہو کر ایک قومی ضرورت سمجھ کر کام کرنا چاہیے:

"۔۔۔اردو اور انگریزی کو ایک دوسرے کے مقابل مت لائیں۔ انگریزی زبان کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ اردو کی اپنی، اردو ہماری قومی زبان ہے اور رابطہ بھی اگر اسی زبان میں رکھا جائے تو اچھا ہے، تعلیم بھی اگر اردو میں دی جائے تو کیا قباحت ہے؟ آپ جدید علوم کی کتابوں کو اردو میں ترجمہ کروائیں، بر محل اور آسان ترجمہ، اپنی زندگی میں اردو کو شامل کرنے کی کوشش تو کریں، یقین کریں کہ یہ بہت آسان اور حسین ہے، مگر ساتھ ساتھ دوسری زبانوں سے نفرت نہ کریں، زبانیں تو سر تا پا پیار ہوتی ہیں اور مختلف قوموں کو نزدیک لاتی ہیں۔"(۹)

روزنامہ نوائے وقت کی ویب سائٹ پر "نفاذِ اردو اور سپریم کورٹ کا فیصلہ" کے عنوان سے ۹ ستمبر ۲۰۱۷ء کی اشاعت میں اس امر پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کے حکم نامے کے باوجود اردو کے نفاذ کے ضمن میں کیے گئے تاخیری حربے اور سست روی قابلِ مذمت ہیں۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی شق 251 میں واضح طور پر درج ہے کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہو گی اور اس کو سرکاری زبان پندرہ سال کے عرصے میں بنا دیا جائے گا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے ۸ ستمبر ۲۰۱۵ء کو اپنے تاریخی فیصلے میں اردو کو سرکاری زبان بنانے کا حکم صادر کیا تھا مگر اس کے باوجود:

"۔۔۔اس منزل کے حصول میں بڑی رکاوٹ افسر شاہی اور انگریزی دان طبقہ ہے جس کو انگریزی کے بل بوتے پر بالادستی حاصل ہے اور اس کے علاوہ قدامت پسند طبقہ بھی اس راہ میں حائل ہے جو سرے سے انگریزی کو پاکستان سے نکال کر باہر کرنا چاہتا ہے۔"(۱۰)

اعتدال اور توازن کا یہی راستہ ترقی اور کامیابی کا راستہ ہے کہ انگریزی کو دیس نکالا نہ دیا جائے اور اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دے کر ایک روشن پاکستان کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا جائے۔

ڈاکٹر حسیب احمد کا مضمون "اردو کا نفاذ ناگزیر کیوں؟" بھی ایک دردمند دل رکھنے والے پاکستانی کی آواز ہے:

"اردو کے نفاذ کا مسئلہ کسی قومی، ملکی یا نسلی عصبیت کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ مسئلہ دراصل دینی، قومی، ملکی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسئلہ ہے۔"(۱۱)

ڈاکٹر حسیب احمد کے خیال میں انگریزی کا مضمون کئی نسلوں کے مستقبل اور خواب اجاڑ چکا ہے:

"پنجاب میں پچھلے دس سال کے نتائج کے مطابق میٹرک کے اوسطاً ۴۶ فیصد طلبہ انگریزی میں فیل ہوئے اور انٹر کے ۷۸ فی صد۔ ان طلبہ میں کافی تعداد ایسے نوجوانوں کی ہو سکتی ہے جو انگریزی کے علاوہ دوسرے مضامین یا شعبوں میں اچھے ہوں اور آگے چل کر دوسرے شعبوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔ اس طرح ملک و قوم ہر سال معتدبہ تعداد میں اچھے اذہان سے محروم ہو جاتی ہے اور یہ بچے بھی ممکنہ سماجی و معاشی مرتبے سے محروم رہ جاتے ہیں۔"(۱۲)

اردو کے نفاذ کے حق میں انگریزی میں بھی متعدد مضامین اور کالم شایع ہوئے۔ مذکورہ تحریروں کی آن لائن اشاعت نے انگریزی دان طبقے میں اردو کی اہمیت وافادیت کا شعور اجاگر کیا۔

علی راجہ نے اپنے مضمون "The Case for Urdu as Pakistan's Official Language" میں اردو کے نفاذ کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے کے مضمرات کا جائزہ لیتے ہوئے اسے قومی تاریخ کا ایک اہم سنگ میل قرار دیا ہے:

"The judges left the ball in the government'scourt_____ implement the constitution or change it." (13)

سید خالد کمال نے اپنے آن لائن مضمون "Pakistan and it's official Language" میں زبانوں کو ایک گل دستے سے تعبیر کیا ہے۔ ان کے مطابق پاکستان میں ۷۲ زبانیں بولی جاتی ہیں، ان میں سے ہر زبان اہمیت اور وقعت کی حامل ہے اور ہر پاکستانی کا حق ہے کہ ان کی زبان کا تحفظ اور فروغ ہو، مگر قومی زبان ایسی ہو جسے تمام علاقائی زبانیں بولنے والے سمجھتے ہوں۔ جو نہ صرف ابلاغ کی زبان ہو بلکہ تعلیمی اور سرکاری مقاصد کو بھی پورا کرتی ہو اور اس خطے کی

واحد زبان اردو ہے جو مذکورہ بالا شرائط کو پورا کرتی ہے۔اردو کے نفاذ کے بعد انگریزی کی ضرورت واہمیت ختم نہیں ہو جائے گی صرف اردو کو اس کا جایز مقام مل جائے گا:

> "English and Urdu both should remain available for learningin schools and Universities depending on the choice of citizens. English mayremain the language of academia and international trade and relations(14) ".

مذکورہ بالا مباحث کی روشنی میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اردو کا نفاذ قومی وعصری تقاضا ہے اور اردو کے نفاذ کے ذریعے ایک روشن اور ترقی یافتہ پاکستان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

1. http://pu.edu.pk/home/section/allpress/6963
2. www.annualofurdustudies.com/harriskhalique/article
3. www.naibaat.pk/columnist/110
4. https://urdu.arynews.tv/blogs/archives/67139
5. https://daleel.pk/2018/04/04/79334
6. Ibid
7. https://fqupdates.com/y75pk384
8. https://shagufaeseher.wordpress.com/2017/09/18
9. https://dawnnews.com/tv/news/1026890
10. https://www.nawaiwaqt.com.pk/09-sep-2017/659677
11. www.urduweb.org/mehfil/threads
12. Ibid
13. https://herald.dawn/news/1153737
14. https://eacpe.org/pakistan/and-language